سوال

(03) آیت فلا یظہر علی غیبہ کا مطلب

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم مغیبات نہیں تھا تو آیت کریمہ فَلَا یُظْہِرُ عَلٰی غَیْبِہٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِن رَّسُوْلٍ (جن) کا کیا مطلب ہے اور آیت میں استثناء اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِن رَّسُوْلٍ متصل یا منقطع؟ اور آیت میں اضافت عَلٰی غَیْبِہٖ کونسی اضافت ہے۔ عہدی یا استغراقی یا سبنسی اور یہاں غیب سے کیا مراد ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض مغیبات کا علم بذریعہ وحی تھا نہ کہ کل کا۔ ہاں یہ بات باقی رہی کہ بذریعہ وحی جو علم حاصل ہو اس کا نام علم غیب رکھ سکتے ہیں یا نہیں۔ سو اس کے متعلق پہلے سوال کے جواب میں تفصیل ہو چکی ہے لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اس کا نام علم غیب ہو یا نہ آیت فَلَا یُظْہِرُ عَلٰی غَیْبِہٖ اَحَدًا میں مستثنی منہ میں مَنِ ارْتَضٰی مِن رَّسُوْلٍ مستثنی۔ داخل ہے۔ پس استثناء متصل ہو گئی۔ شاید کہا جائے کہ استثناء متصل کے یہ معنی ہیں۔ کہ مستثنی منہ کا حکم یہاں اظہار علی الغیب (غیب پر مطلع کرنا) کی نفی ہے۔ اس سے مستثنی کو خارج کیا ہے۔ تو اظہار علی الغیب اس لئے ثابت ہو گیا۔ اور اظہار علی الغیب کو غیر پر مطلع ہونا لازم ہے اور غیب پر مطلع ہونا یہی علم غیب ہے۔ پس استثناء متصل ہونے کی صورت میں ضروری ہے کہ اس کا نام علم غیب ہو۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جو اس کا نام علم غیب نہیں رکھتے ان کے نزدیک صرف علم غیب پر مطلع ہونا علم غیب نہیں بلکہ ان کے نزدیک یہ بھی شرط ہے کہ کسی کے بتلانے سے نہ ہو۔ دلیل ان کی یہ آیت کریمہ ہے

قُل لَّا یَعْلَمُ مَن فِی السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَیْبَ إِلَّا اللَّـهُ جو پہلے سوال کے جواب میں گزر چکی ہے۔ اس میں مطلقاً علم غیب کی نفی غیر سے کر دی ہے خواہ رسول ہو یا اور اور خواہ علم کلی ہو یا جزئی۔ اس سے ثابت ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کو جو کچھ بذریعہ وحی علم ہوتا ہے اس کا نام علم غیب نہیں۔ اس کے علاوہ نور الانوار اصول فقہ حنفیہ وغیرہ میں لکھا ہے۔ کہ مستثنی میں کوئی حکم ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ سکوت عنہ کے حکم میں ہوتا ہے مستثنی منہ کے حکم کا اس لئے نہ اثبات ہوتا ہے نہ نفی ملاحظہ ہو نور الانوار بحث اقسام کا بیان ص ۲۴۰ پس یہ کہنا کہ اظہار علی الغیب کی نفی سے مستثنی کو خارج کیا۔ تو اظہار علی الغیب اس کے لئے ثابت ہو گیا۔ اصول فقہ حنفیہ کی رو سے غلط ہے اور اپنے اصول سے ناواقفی پر مبنی ہے ہاں شافعیہ کے اصول سے مستثنی میں حکم ثابت ہوتا ہے۔ مگر حنفیہ کو یہ مفید نہیں۔ پس ان کو کسی اور دلیل سے ثابت کرنا چاہیئے کہ انبیاء علیہم السلام کو بذریعہ وحی جو کچھ علم ہوتا ہے۔ اس کو علم غیب کہتے ہیں۔ یہ تفصیل استثناء متصل کی بناء پر ہے۔ اور اگر منقطع تتائی جائے تو پھر معاملہ اور صاف ہو جاتا ہے۔ کیونکہ استثناء منقطع میں مستثنی منہ میں مستثنی دائل نہیں ہوتا۔ تو بذریعہ وحی حاصل شدہ علم کا نام علم غیب کس طرح ثابت ہو گا۔ اگر کہا جائے استثناء میں اصل متصل ہے نہ منقطع پس اس کو استثناء منقطع بنانا ٹھیک نہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ بے شک استثناء متصل اصل ہے مگر یہاں استثناء منقطع کا قرینہ موجود ہے وہ یہ کہ اس کے بعد کی عبارت

فَإِنَّهُ يَسلُكُ مِن بَينِ يَدَيهِ وَمِن خَلفِهِ رَصَدًا میں ف کو بعض سلبیہ بتاتے ہیں۔ لیکن سببیت کے معنی واضع نہیں۔ہاں من ارتضی کا من شرطیہ یا موصولہ متقمن معنی شرط بنایا جائے اورف جزائیہ تو یہ بالکل ٹھیک ہے اوراس کی مثال قرآن مضید میں موجود ہے۔چنانچہ ارشاد ہے لَّستَ عَلَيهِم بِمُصَيطِرٍ إِلَّا مَن تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ العَذابَ الأَكبَرَ ۔ اے پیغمبر توان پر داروغہ نہیں ۔ لیکن جو شخص پھر جائے اور کافر ہوجائے ۔ پس خدا اس کو بہت بڑا عذاب دے گا اس آیت میں الاستثناء منقطع ہے اور آیت إِلَّا مَنِ ارتَضىٰ بھی اس قسم کی ہے ۔ پس اس کو استثناء منقطع بنانا ہی ٹھیک ہے رہا عَلىٰ غَيبِهِ کی اضافت کے متعلق سوال کہ یہ کیسی ہے سو اس کا جواب بھی نمبر اول میں نکل سکتا ہے ۔ کیونکہ جب یہ ثابت ہوگیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض مغیبات کا علم بذریعہ وحی تھا تو معلوم ہوا کہ یہ اضافت جنس ہے کیونکہ جنس ایک فرد میں بھی ہو سکتی ہے اور زیادہ میں بھی اور عہد ذہنی بھی ہو سکتی ہے عہد خارجی اور استغراقی نہیں ہو سکتی، استغراقی اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کل میغیات کا علم نہیں اور عہد خارجی اس لئے کہ رسول کو کسی معین شے کی وحی نہیں ہوتی ۔ بلکہ حسب ضرورت کبھی کسی شے کی وحی ہوتی ہے کبھی کسی شے کی ۔ ہاں بایں معنی عہد خارجی ہو سکتی ہے کہ غیب کی دو قسمیں کردی جاتیں ایک وہ جس کو مخلوق میں سے بھی کوئی جانتا ہو جیسے ہر ایک کا مانی الضمیر غیب ہے ۔ مگر وہ خود جانتا ہے (دوم) مخلوق میں سے بغیر اطلاع خداوندی کوئی نہین جانتا اور اضافت سے اس خاص کی طرف اشارہ ہو پس اس معنی سے یہ اضافت عہد خارجی ہو سکتی ہے ۔ (فتوی روپڑی جلد اول ص ۱۱۲۱۱)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاوی علمائے حدیث]

جلد 10 ص 14

محدث فتویٰ